السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک کی طاق رات ۲۳ویں شب) کوشب بیداری اور تلاش لیلۃ القدر کے اشتیاق میں مسجد میں معتکفین اور بعض اہل محلہ نے آٹھ رکعات نمازِ تراویح ادا کرنے کے بعد کچھ دیر توقف کیا اور پھر دوبارہ قیام اللیل کی نیت سے باجماعت نوافل ۲۲ رکعات) اور تین وتر ادا کئے۔ اگلے روز انہوں نے سے بھی آئندہ طاق رات ساتھ رہنے پر اصرار کیا۔ تو میں نے اُنہیں کہا کہ قیام اللیل، تہجد اور تراویح ایک ہی عبادت کے مختلف نام ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات مابین نمازِ عشاو فجر گیارہ سے زائد رکعات ادا نہیں فرمائیں لہٰذا اسی پر اکتفا کرنا اولیٰ اور اوثق ہے، نیز مسنون عمل بہتر ہے ایک کثیر مگر غیر ثابت شدہ عمل سے۔

ساتھیوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ نوافل کی کوئی تعداد مقرر نہیں اور یہ کہ بعض صحابہؓ سے چالیس رکعات تک ثابت ہیں۔ میرا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی انفرادی طور پر مزید ادا کرنا چاہے تو بات اور ہے مگر جہاں تک باجماعت قیام اللیل کی بات ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم (جملہ صحابہ کرامؓ) سے زائد ثابت نہیں ہے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرما دیں نیز ۴۰ رکعات تک والی روایات کی اسنادی حیثیت بھی واضح فرما دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زیادہ محتاط مسلک یہ ہے کہ صرف ثابت شدہ گیارہ رکعات پر اکتفا کیا جائے اور تعداد میں اضافہ کے بجائے ان کو لمبے قیام کی صورت میں ادا کیا جائے جس طرح کہ احادیث سے ثابت ہے۔ البتہ وتر کے بعد بسا اوقات انفرادی نوافل کا جواز ہے، جس طرح کہ صحیح مسلم وغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ عام حالات میں باجماعت نوافل کو سنتِ مسلوکہ بنانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ صحابہ کرامؓ کے عمل سے زیادہ تعداد کا اثبات محل نظر ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب صلاۃ التراویح از علامہ البانی رحمہ اللہ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :726

محدث فتویٰ